بیان نمبر:14

جمعۃ المبارک

نحمدہ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم،امابعد

حضرات محترم!

آج ہمارے بیان کا موضوع ہے **,,تراویح وروزہ کی اہمیت،،**

گزشتہ جمعۃ المبارک ہم نے ماہ رمضان المبارک کے مختصر فضائل اور روزے کے اُخروی ودنیوی بالخصوص طبی (میڈیکل) کے لحاظ سے فوائد سننے کی سعادت حاصل کی تھی،آج ہم روزے اور تراویح کے فضائل اور چند اہم مسائل سننے کی بھی سعادت حاصل کریں گے۔

فرمان باری تعالیٰ ہے:,,**یَـااَیُّھَـاالَّـذِیْنَ اٰمَـنُـوْ ا کُتِـبَ عَلَیْـکُمُ الصِّیَـامُ کَمَـاکُتِـبَ عَلٰـی الَّـذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ**،،(پارہ2،سورۃ البقرۃ،آیت:183)

ترجمہ:اے ایمان والو!تم پر روزے فرض کئے گئے جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔

سبحان اللہ! اس آیت مقدسہ میں جہاں یہ معلوم ہوا کہ روزے ہم سے پہلی امتوں پر بھی لازم تھے اسی طرح یہ بات بھی روز روشن کی طرح عیاں ہوگئی کہ روزے پہلی امتوں اور اس امت مصطفوی پر فرض کئے گئے ہیں نہ یہ کہ اس کا اختیار دیا گیا ہو کہ جس کا دل کرے وہ رکھے اور جس کا نہ کرے وہ نہ رکھے،جیسا کہ آج کل یہ نحوست عام ہوتی جارہی ہے کہ عوام تو عوام اچھے بھلے نمازی،پرہیزی دکھنے والے اور بعض نام نہاد جاہل وبے عمل پیر صاحبان بھی یہ کہتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں کہ صاحب!ہمیں روزے،نماز کی کیا حاجت ہم وفلاں پیر صاحب کی اولاد ہیں،فلاں پیر کے مرید ہیں،فلاں کے شاگرد ہیں،ہم تو بغیر روزے،نماز کے بخشے بخشائے ہیں،معاذ اللہ عزوجل ان سے صرف ایک ہی گزارش ہے کہ کیا تم,,**یَااَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْ ا**،،(اے ایمان والو!)میں داخل ہو یا نہیں؟

اگر ہاں!تو پھر روزے کی فرضیت کے حکم سے تم خارج کیسے ہوگئے؟اور اگر تم کہو کہ نہیں جی ہم تو,,**یَـااَیُّھَـاالَّـذِیْنَ اٰمَنُوْ ا**،، (اے ایمان والو!) کے خطاب میں داخل نہیں تو ہماری بات آپ سے ہے ہی نہیں کیونکہ ہم تو ایمان والوں سے بات کررہے ہیں جبکہ آپ خود مان چکے کہ آپ ,,اے ایمان والو!،، کے خطاب میں داخل نہیں،اور یہ تم ہرگز کہو گے نہیں کیونکہ اگر یہ کہو تو اہل ایمان ومسلمانان عالم سے تمہیں جو نذرانے مل رہے ہیں وہ بند ہوجائیں گے لہذا تم مسلمانان عالم کے سامنے جھوٹے دعوے کرتے،اپنے منہ میاں مٹھو بنتے،قرآن حدیث کے واضح فرامین کی غلط تاویلات کرتے اور خود بھی ایمان وعمل سے دور کی گمراہی میں جا پڑتے ہو اور اس گمراہی کو اپنی گدی،سجادہ نشینی،منصب وعہدے کی مضبوطی گمان کرتے ہو بلکہ ساتھ ہی اپنی شخصیت پر اعتماد کرنے والی بھولی بھالی عوام اہلسنت کو بھی گمراہی کی اندھیر وادیوں میں پہنچا دیتے ہو اور جب کوئی خوف خدا و عشق مصطفیٰ ﷺ والا عالم دین اس پر تمہیں تنبیہ کرے،سمجھائے..یا..ٹوک دے تو بجائے اس کے کہ تم اس کی بات کو مانتے کہ وہ تمہارے رب کا پیغام تم تک پہنچا رہا ہے اس کا شکریہ ادا کرتے اور فوراً اپنے گناہ سے توبہ تائب ہوکر اپنے رب تعالیٰ کو راضی کرنے میں مصروف ہوجاتے،الٹا تم اپنی اندھی عقیدت والے مریدوں،شاگردوں،ماننے والوں کے ذریعے اس کو بدنام کرنے کے درپے ہوجاتے ہو،اور ان بیچارے بھولے بھالے مسلمانوں کو یہ منطق پڑھانا شروع کردیتے ہو کہ ,,صاحبو!شریعت اور چیز ہے طریقت اور،، یہ مولوی تو بیچارے شریعت کے پیچھے پڑے ہیں ہم تو طریقت کی بات کرتے ہیں،ان مولویوں کو کیا خبر کہ طریقت کیا ہے؟

استغفر اللہ! کیا آپ کے ہاں طریقت اس چیز کا نام ہے کہ جو چیزیں تمہارے رب نے فرض کیں انہیں چھوڑا جائے بلکہ انکے چھوڑنے پر باطل وجھوٹی تاویلات کی جائیں،اگر آپ کے ہاں اسی چیز کا نام طریقت ہے تو صاحب ہمیں ایسی طریقت سے معاف کرو۔

ہم نے تو خلیفہ اعلیٰ حضرت حضور سیدی ومولائی قطب مدینہ ضیاء الدین مدنی علیہ رحمۃ والرضوان (جنہوں نے 75 حج فرمائے،اور مدینہ طیبہ میں وصال فرما کر آقائے دوجہاں سید عالم ﷺ کے پڑوس میں جنت البقیع میں دفن ہوئے) کا فرمان عالیشان پڑھا کہ,,**جو شریعت کا پابند نہیں وہ طریقت کے لائق نہیں**،،ارے صاحب!قطب مدینہ تو فرمائیں کہ شریعت کی پابندی کے بغیر کوئی بھی شخص طریقت کے

لائق ہی نہیں ہوسکتا بھلاتم دن رات شریعت کا خون کر کے طریقت کے اعلیٰ مراتب پر کیسے پہنچ گئے؟
اللہ رب العزت ہمیں ایسے گمراہوں سے محفوظ فرمائے جنہوں نے دن رات شرعی احکام کا خون کرنے کو طریقت کا نام دے رکھا ہے۔ آمین
بہرحال رمضان المبارک کے روزے ہر اس مسلمان پر جو شرعی احکام کا مکلّف ہے پر فرض ہیں ایسے فرض کہ انکی فرضیت کا انکار کرنے والا شخص دائرہ اسلام سے خارج ہونے کیساتھ ساتھ اگر شادی شدہ ہے تو نکاح بھی ٹوٹ گیا، کسی پیر صاحب کا مرید ہے تو بیعت بھی ٹوٹ گئی، اور زندگی بھر کی ساری نیکیاں برباد ہوگئیں، اگر اسی حالت میں مرا تو مرتد قرار پائے گا، اسکا جنازہ پڑھنا، غسل و کفن دینا، مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا، فاتحہ خوانی کرنا وغیرہ سب ناجائز و حرام۔ العیاذ باللہ تعالیٰ
لہذا اسے چاہئے کہ دوبارہ نئے سرے سے اسلام قبول کرے، نئے مہر کیساتھ دوبارہ نکاح کرے، اور کسی جامع شرائط پیر سے مرید ہو۔
البتہ یاد رہے! اگر کوئی شخص روزے یا کسی بھی فرض قطعی عبادت کی فرضیت کا انکار نہیں کرتا اور نہ ہی باطل تاویلیں کر کے امت مسلمہ کے اجماعی مسئلہ کو اپنی من پسند صورت دینے کی کوشش کرتا ہے بلکہ محض سستی و غفلت کی وجہ سے اسے ادا نہیں کرتا تو ایسا شخص اگرچہ اسلام سے خارج نہیں اور اس کے لئے مذکورہ احکام نہیں لیکن وہ سخت گناہ گار و مستحق عذاب نار (جہنم کا مستحق) ہے۔
ان حضرات کیلئے چند فرامین مصطفیٰ ﷺ بھی پیش خدمت ہیں، اگر اس اجر و ثواب پر نظر ہوگی تو ان شاء اللہ العزیز! توفیق الٰہی معاون و مددگار ہوگی، چنانچہ
امام بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی اور صحیح ابن خزیمہ میں حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ,,جنت میں آٹھ دروازے ہیں، ان میں ایک دروازے کا نام ,,ریّان،، ہے اس دروازہ سے وہی داخل ہونگے جو روزے رکھتے ہیں ،،(صحیح بخاری ،کتاب بدء الخلق ،باب صفة ابواب الجنة ،ج2ص394،الحدیث:3257)
امام ابن خزیمہ نے حضرت سیدنا ابومسعود غفاری رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث روایت کی ،اسمیں یہ بھی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: اگر بندوں کو معلوم ہوتا کہ رمضان کیا چیز ہے تو میری امت تمنّا کرتی کہ پورا سال رمضان ہی ہو۔(صحیح ابن خزیمہ ،کتاب الصیام ،باب زکر تزیین الجنة لشھر رمضان ...الخ،ج3ص190،الحدیث:1886)
امام ابویعلیٰ اور امام بیہقی نے حضرت سلمہ بن قیس سے اور امام احمد بن حنبل اور امام بزار نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اللہ کی رضا کیلئے ایک دن کا روزہ رکھا، اللہ تعالیٰ اس کو جہنم سے اتنا دور کردے گا جیسے کوّا کہ جب بچہ تھا، اس وقت سے اڑتا رہا یہاں تک بوڑھا ہوکر مرا۔ (کوّے کی کم و بیش عمر 500 سال ہوتی ہے)(المسند، للامام احمد بن حنبل ،مسند ابی ھریرہ ،ج3ص619،الحدیث:9236)
امام احمد بن حنبل، امام حاکم ،امام طبرانی نے اور امام ابن ابی الدنیا اور امام بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: روزہ اور قرآن بندے کے لئے شفاعت کریں گے، روزہ کہے گا، اے رب! میں نے کھانے اور خواہشوں سے دن میں اسے روک دیا، میری شفاعت اس کے حق میں قبول فرما، قرآن کہے گا، اے رب! میں نے اسے رات میں سونے سے باز رکھا، میری شفاعت اسکے بارے میں قبول فرما، دونوں کی شفاعتیں قبول ہوں گی۔(المسند، للامام احمد بن حنبل ،مسند عبداللہ بن عمرو بن عاص ،ج2ص586،الحدیث:6637)

تراویح کے چند احکام

تراویح مرد و عورت سب کیلئے بالاجماع سنّت مؤکدہ ہے اس کا ترک (چھوڑنا) جائز نہیں۔(درمختار، کتاب الصلاة ،باب الوتر والنوافل ،ج 2ص592) اس پر خلفائے راشدین نے مداومت (ہمیشگی) فرمائی اور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: میری سنت اور سنت خلفاء راشدین کو اپنے اوپر لازم سمجھو۔(جامع ترمذی ،ابواب العلم ،باب ماجاء فی الاخذ بالسنة

...الخ، ج2، ص308، الحدیث:2685) اور خود حضورﷺ نے بھی تراویح پڑھی اور اسے بہت پسند فرمایا۔
صحیح مسلم میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی، ارشاد فرمایا سید عالمﷺ نے: جو رمضان میں قیام کرے ایمان کی وجہ سے اور ثواب طلب کرنے کیلئے، اس کے اگلے سب گناہ (صغیرہ) بخش دیے جائیں گے۔ (صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب الرغیب فی قیام رمضان وھوالتراویح، ص 382، الحدیث:759) جمہور کا مذہب یہ ہے کہ تراویح 20 رکعتیں ہیں۔ (درمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاۃ التراویح، ج2، ص599)

(1) اس کا وقت فرض عشاء کے بعد سے طلوع فجر تک ہے وتر سے پہلے بھی ہوسکتی ہے اور بعد بھی، اگر کچھ رکعتیں اس کی باقی رہ گئیں کہ امام وتر کو کھڑا ہو گیا تو امام کے ساتھ وتر پڑھ لے پھر باقی ادا کر لے جبکہ فرض جماعت کیساتھ پڑھے ہوں اور یہ افضل ہے اور اگر تراویح پوری کر کے وتر تنہا پڑھے وہ بھی جائز ہے۔ (درمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلوۃ، باب الوتر والنوافل، مبحث صلوۃ التراویح، ج2 ص597، فتاوی عالمگیری، کتاب الصلوۃ، الباب التاسع فی النوافل، فصل فی التراویح، ج1 ص115)

(2) اگر (تراویح یا اسکی کچھ رکعتیں) فوت ہو جائیں تو انکی قضا نہیں اور اگر قضاء تنہا پڑھ لی تو تراویح نہیں بلکہ نفل مستحب ہیں، جیسے مغرب وعشاء کی سنتیں، (درمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلوۃ، باب الوتر والنوافل، مبحث صلوۃ التراویح، ج2 ص598)

(3) تراویح میں جماعت سنّت کفایہ ہے کہ اگر مسجد کے سب لوگ چھوڑ دیں تو سب گناہگار ہونگے اور اگر کسی ایک نے گھر میں تنہا پڑھ لی تو گناہگار نہیں مگر جو شخص مُقتدا (پیشوا، عالمِ دین، خطیب، امام، پیر، استاذ وغیرہ) ہو کہ اسکے ہونے سے جماعت بڑی ہوتی ہے اور چھوڑ دے گا تو لوگ کم ہو جائیں گے اسے بلاعذر جماعت چھوڑنے کی اجازت نہیں۔ (فتاوی عالمگیری، کتاب الصلوۃ، الباب التاسع فی النوافل، فصل فی التراویح، ج1 ص116)

(4) خوش خواں (اچھی آواز والے کے مخارج اگر درست نہ ہوں تو اس) کو امام بنانا نہ چاہیئے بلکہ درست خواں (صحیح مخارج والے کو) بنائیں (اگرچہ اس کی آواز خوبصورت نہ ہو) (فتاوی عالمگیری، کتاب الصلوۃ، الباب التاسع فی النوافل، فصل فی التراویح، ج1 ص116) صدر الشریعہ بدر الطریقہ **مفتی محمد امجد علی اعظمی** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (وفات: 2 ذوالقعدۃ الحرام 1367 مطابق 6 ستمبر 1948) فرماتے ہیں: افسوس صد افسوس کہ اس زمانہ میں حفاظ کی حالت نہایت ناگفتہ بہ ہے، اکثر تو ایسا پڑھتے ہیں کہ ,,یَعْلَمُوْنَ، تَعْلَمُوْنَ،، کے سوا کچھ پتہ نہیں چلتا الفاظ و حروف کھا جایا کرتے ہیں جو اچھا پڑھنے والے کہے جاتے ہیں انہیں دیکھئے تو حروف صحیح نہیں ادا کرتے ہمزہ، الف، عین۔۔اور۔۔ذ، ز، ظ۔۔اور۔۔ث، س، ص، ت، ط وغیرہا حروف میں تفرقہ (فرق) نہیں کرتے **جس سے قطعاً نماز ہی نہیں ہوتی** فقیر کو انہیں مصیبتوں کی وجہ سے 3 سال ختم قرآن مجید سننا نہ ملا۔ مولیٰ تعالیٰ مسلمان بھائیوں کو توفیق دے کہ ,,ما انزل اللہ،، پڑھنے کی کوشش کریں۔ (بہار شریعت، ج1 ص692)

(5) نابالغ کے پیچھے بالغین کی تراویح نہ ہوگی یہی صحیح ہے۔ (فتاوٰی عالمگیری، کتاب الصلوۃ، الباب الخامس، الفصل الثالث، ج1 ص85)
لیکن یاد رہے! اگر بالغ شخص کی ابھی تک داڑھی نہیں آئی اگرچہ کتنی ہی عمر کیوں نہ ہو امامت کی شرائط پائے جانے کی صورت میں اس کے پیچھے بالغ تراویح پڑھ سکتے ہیں اور اگر کوئی شخص بالغ ہے اسکی داڑھی آئی لیکن کاٹ کر ایک مُٹھی سے کم کرتا ہے تو ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنا ہرگز جائز نہیں بلکہ پڑھنا گناہ اور لوٹانا واجب ہے اگرچہ یہ شخص جتنا مرضی بڑا علامہ، فہامہ، مفتی، شیخ الحدیث، شیخ الاسلام، پیر ہی کیوں نہ کہلاتا ہو کیونکہ یہ شخص شرعاً فاسقِ مُعلِن (اعلانیہ گناہ کا مرتکب) ہے اور فاسقِ معلن کو امام بنانا ناجائز و گناہ، اب تک ایسے امام کے پیچھے جتنی بھی نمازیں پڑھیں ان سب کا لوٹانا بھی واجب اور توبہ کرنا بھی لازم۔
بعض لوگوں کو جب یہ مسئلہ بیان کیا جائے تو کہتے ہیں ,,صاحب آپ کی نہیں ہوتی تو نہ پڑھیں ہماری تو ہو جاتی لہذا ہم پڑھیں گے،، ارے بدنصیبو! شریعت فرماتی ہے کہ ایسے کو امام بنانا ہی ناجائز و گناہ ہے اور تم کہتے ہو کہ ,,ہم تو پڑھیں گے،، استغفر اللہ! کیا تم شریعت سے بڑھ کر ہو؟ آج کل بعض حفاظ نے یہ عادت بنالی ہے کہ رمضان آنے سے پہلے داڑھی بڑھا لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم نے توبہ کر لی

ہے لیکن رمضان گزرتے ہی دوبارہ داڑھی منڈواتے..اور..ایک مٹھی سے گھٹاتے ہوئے پائے جاتے ہیں، ایسے عادی حفاظ کے پیچھے نماز پڑھنا ناجائز وگناہ ہے جب تک ان کی سچی توبہ پر کوئی دلیل نہ مل جائے۔

(6) اگر عشاء جماعت سے پڑھی اور تراویح تنہا تو وتر کی جماعت میں شریک ہوسکتا ہے اور اگر عشاء تنہا پڑھ لی اگر چہ تراویح باجماعت پڑھی تو وتر تنہا پڑھے۔(درمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلوۃ ،باب الوتر والنوافل ،مبحث صلوۃ التراویح ،ج 2ص603) لیکن اگر کسی نے وتر جماعت کیساتھ پڑھ لئے تب بھی ہو گئے۔

(7) تراویح بلا عذر بیٹھ کر پڑھنا مکروہ ہے، بلکہ بعضوں (بعض علماء کرام) کے نزدیک تو ہوگی ہی نہیں۔(درمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلوۃ ،باب الوتر والنوافل ،مبحث صلوۃ التراویح ،ج 2ص603) آج کل جو یہ رواج بنا ہوا کہ اچھے بھلے صحت مند لوگ بھی بیٹھ کر تراویح پڑھتے نظر آتے ہیں یہ ہرگز درست نہیں۔

(8) مقتدی کو یہ جائز نہیں کہ بیٹھا رہے جب امام رکوع کرنے کو ہو تو کھڑا ہو جائے کہ منافقین سے مشابہت ہے۔اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:,,اِذَاقَامُوْااِلَی الصَّلٰوۃِ قَامُوْاکُسَالٰی ،، منافق جب نماز کو کھڑے ہوتے ہیں تو تھکے جی سے۔(درمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلوۃ ،باب الوتر والنوافل ،مبحث صلوۃ التراویح ،ج 2ص603) آج کل یہ بھی بہت زیادہ دیکھنے میں آتا ہے کہ ایک تعداد پیچھے صفوں میں بیٹھی رہتی ہے جب امام رکوع کیلئے تکبیر کہتا ہے تو فوراً دوڑ کر شامل ہو جاتے ہیں ان کو اس سے درس حاصل کرنا چاہئے۔

(9) دو رکعت میں بیٹھنا بھول گیا تو جب تک تیسری کا سجدہ نہ کیا ہو بیٹھ جائے اور سجدہ کرلیا ہو تو چار پوری کرلے مگر یہ دو شمار کی جائیں گی اور جو دو پر بیٹھ چکا ہے تو چار ہوئیں۔(فتاوی عالمگیری ،کتاب الصلوۃ ،الباب التاسع فی النوافل،فصل فی التراویح ،ج1ص118)

(10) تین رکعت پڑھ کر سلام پھیرا اگر دوسری پر بیٹھا نہ تھا تو نہ ہوئیں ان کے بدلے کی دو رکعت پھر پڑھے۔(فتاوی عالمگیری ،کتاب الصلوۃ ،الباب التاسع فی النوافل،فصل فی التراویح ،ج1ص118)

(11) سلام پھیرنے کے بعد کوئی کہتا ہے دو ہوئیں کوئی کہتا ہے تین تو امام کے علم میں جو ہو اس کا اعتبار ہے اور امام کو کسی بات کا یقین نہ ہو تو جس کو سچا جانتا ہو اس کے قول کا اعتبار کرے۔اگر اسمیں لوگوں کو شک ہو کہ بیس ہوئیں یا اٹھارہ تو دو رکعت تنہا تنہا پڑھیں۔(فتاوی عالمگیری ،کتاب الصلوۃ ،الباب التاسع فی النوافل،فصل فی التراویح ،ج1ص117)

(12) اگر کسی وجہ سے نماز تراویح فاسد ہو جائے تو جتنا قرآن مجید ان دو رکعتوں میں پڑھا ہے اعادہ کریں تا کہ ختم میں نقصان نہ ہو۔(فتاوی عالمگیری ،کتاب الصلوۃ ،الباب التاسع فی النوافل،فصل فی التراویح ،ج1ص118)

(13) ایک بار بسم اللہ شریف جہر (اونچی آواز) سے پڑھنا سنّت ہے اور ہر سورت کی ابتدا میں آہستہ پڑھنا مستحب اور جو یہ آج کل بعض جہال (جاہلوں) نے نکالا ہے کہ 114 بار بسم اللہ جہر سے پڑھی جائے ورنہ ختم نہ ہوگا، مذہب حنفی میں بے اصل ہے۔

(14) متاخرین (علماء کرام) نے ختم تراویح میں تین بار قل ھو اللہ شریف پڑھنا مستحب کہا اور بہتر یہ ہے کہ ختم کے دن پچھلی رکعت میں الم سے مفلحون تک پڑھے۔(بہار شریعت، ج1ص695)

(15) شبینہ کہ ایک رات کی تراویح میں پورا قرآن پڑھا جاتا ہے جس طرح آج کل رواج ہے کہ کوئی بیٹھا باتیں کر رہا ہے، کچھ لوگ لیٹے ہیں، کچھ چائے پینے میں مشغول ہیں، کچھ لوگ مسجد کے باہر حقہ نوشی کر رہے ہیں اور جب جی میں آیا ایک آدھ رکعت میں شامل بھی ہو گئے یہ ناجائز ہے۔(بہار شریعت، ج1ص695) اسی طرح آج کل کا مروّجہ شبینہ بھی جس میں ایک حافظ صاحب پڑھ رہے ہوتے ہیں اور باقی لوگ اسی مذکورہ حالت میں مشغول ہوتے ہیں یہ بھی ناجائز ہے۔(لیکن اگر مذکورہ معاملات نہ ہوں تو شبینہ جائز ہے۔واللہ اعلم بالصواب)

خادم العلم والعلماء: ابو حمزہ محمد آصف مدنی غفرلہ المولیٰ القدیر
رابطہ نمبر: 0304.5845090 واٹس اپ نمبر: 0313.7013113